صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ 5۔اکتوبر 2016ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

بدھ 5۔اکتوبر 2016ء 3 محرم 1438 ہجری 5۔اخاء 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 226

اس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر و استقامت، زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے

حسین رضی اللہ عنہ طاہر و مطہر اور سرداران بہشت میں سے ہے

حضرت مسیح موعود کے قلم سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی عظمتوں کا بیان

حسین رضی اللہ عنہ طاہر مطہر تھا اور بلاشبہ وہ ان برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے اور اس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے اور ہم اس معصوم کی ہدایت کے اقتداء کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینہ میں ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے ان کا قدر مگر وہی جو ان میں سے ہیں۔ دنیا کی آنکھ ان کو شناخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دنیا سے بہت دور ہیں۔ یہی وجہ حسینؓ کی شہادت کی تھی کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانہ میں محبت کی تا حسینؓ سے بھی محبت کی جاتی۔ غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کی تحقیر کی جائے۔ اور جو شخص حسینؓ یا کسی اور بزرگ کی جو ائمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے۔ وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ جلشانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔

(الفضل 21 نومبر 2012ء)

حق کی راہ میں موت

حضرت حسینؓ رات کو لیٹے ہوئے تھے کہ انا للہ وانا الیہ راجعون اور الحمد للہ پڑھتے ہوئے بیدار ہو گئے۔ آپ کے صاحبزادہ علی نے پوچھا کہ اَبا آپ نے الحمد للہ اور انا للہ کیوں پڑھا؟ فرمایا میری آنکھ لگ گئی تھی کہ میں نے خواب میں ایک سوار دیکھا۔ وہ کہہ رہا تھا کہ ایک قوم جا رہی ہے اور موت اس کی طرف بڑھ رہی ہے یہ خواب ہماری موت کی خبر ہے۔ صاحبزادے نے جواب دیا۔ ابا خدا آپ کو برے وقت سے بچائے کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟ فرمایا خدا کی قسم حق پر ہیں عرض کیا جب حق کی راہ میں موت ہے تو کوئی پرواہ نہیں ہے۔ فرمایا خدا میری جانب سے تم کو اس کی جزائے خیر دے۔ چنانچہ اس خواب کے چند روز بعد کربلا کے مقام پر آپ کو شہید کر دیا گیا۔

(الکامل فی التاریخ از ابن اثیر جلد 3 ص 161)

نماز سے خدا کی مدد مانگیں

حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”صلوٰۃ کے ایک معنی نماز کے ہیں۔ یعنی یہاں جو نصیحت ہے کہ مومنوں کو نماز کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنی چاہئے اور نماز کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ صبر کے اعلیٰ نتائج اُس وقت ظاہر ہوں گے جب نمازوں کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی۔ پھر اس کے یہ معنی بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کرو، استغفار کرو۔ صلوٰۃ میں یہ سب معنی آ جاتے ہیں۔ پھر صرف یہ ظاہری نماز نہیں بلکہ دعاؤں کی طرف اُن کا حق ادا کرتے ہوئے توجہ کرو۔ خدا تعالیٰ کی مخلوق پر رحم کرو۔ اُن کے بھی حق ادا کرو تا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو تا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہو۔

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2016ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

مقابلہ مقالہ نویسی 2016ء

سال 2016ء میں اراکین مجلس انصار اللہ پاکستان کے مابین مقابلہ مقالہ نویسی کا عنوان ”جماعت احمدیہ اور امن عالم“ ہے۔ مقالہ کے الفاظ کی تعداد 50 ہزار سے ایک لاکھ تک ہونی چاہئے۔ مقالہ جات جمع کروانے کی آخری تاریخ 30 ستمبر تھی لیکن مقالہ جمع کروانے کی آخری تاریخ میں توسیع کر دی گئی ہے اور اب **آخری تاریخ 31/اکتوبر 2016ء** ہوگی۔ زیادہ سے زیادہ انصار بھائیوں سے اس مقابلہ میں شمولیت کی درخواست ہے۔ مضامین قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان میں 31/اکتوبر 2016ء تک پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ نیز مقالہ نویس انصار سے یہ درخواست بھی ہے کہ مقالہ کے شروع میں مقالے کے الفاظ کی تعداد کے علاوہ اپنے موبائل نمبرز یا Wahts App نمبرز ضرور درج فرمائیں تا کہ انہیں مقالہ کی رسیدگی کی اطلاع بھجوائی جا سکے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت

سوال وجواب کی شکل میں

خطبہ جمعہ 19؍اگست 2016ء

س: جلسہ سالانہ کے حوالہ سے حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ ہفتہ جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ منعقد ہوا اور باوجود کئی تحفظات کے جن میں سے سب سے زیادہ فکر دنیا کے حالات کی وجہ سے پُر امن طور پر جلسہ کے انعقاد کی تھی نہایت احسن رنگ میں تین دن گزرے اور جلسے کا اختتام ہوا۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو آئندہ بھی ہر قسم کی پریشانیوں اور شرور سے محفوظ رکھے۔ جلسہ کا جو روحانی ماحول تھا جس کا اپنوں اور غیروں سب نے اظہار کیا جو کیفیت سب نے اپنے اندر محسوس کی اللہ تعالیٰ کرے کہ اس کے اثرات ہمیشہ قائم رہیں۔

س: حضور انور نے کس دعا کے کرنے کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی؟

ج: فرمایا! ہمیں ہمیشہ یہ دعا کرتے رہنا چاہئے کہ اے اللہ تیرے افضال کی جو بارش ہم پر ہورہی ہے اور حضرت مسیح موعود کو دی گئی خوشخبریوں کو جس طرح تو پورا فرما رہا ہے وہ ہماری کسی غلطی کسی نالائقی کسی نااہلی کی وجہ ہماری زندگیوں کا حصہ بننے سے ہمیں محروم نہ کر دے۔ یہ دعا کرنی چاہئے کہ اے اللہ نیکیوں کے کرنے کی طاقت بھی تجھ سے ملتی ہے اور ان پر قائم رہنے کی طاقت بھی تجھ سے ہی ملتی ہے۔ ہم اپنی کمزوریوں پر غلبہ بھی تیرے فضل سے ہی پاسکتے ہیں۔ ہماری معمولی کوششوں میں بھی ہمیشہ برکت ہی ڈالتا رہ اور ہمیں ہمیشہ ان بندوں میں شمار رکھ جو تیرے ساتھ ہمیشہ چمٹے رہنے والے اور تیرے شکرگزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے شکرگزار بندے بنتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے اس اعلان کے مورد بنتے رہیں کہ لئن شکرتم لازیدنکم۔ کہ اگر تم شکرادا کرو گے میں ضرور تمہیں بڑھاؤں گا تمہیں مزید دوں گا۔

س: حضور انور نے جلسہ سالانہ یوکے کو کن وجوہات کی بنا پر انٹرنیشنل قرار دیا؟

ج: فرمایا! جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ خلیفہ وقت کی یہاں موجودگی کی وجہ سے ایک طرح سے انٹرنیشنل جلسہ ہی ہوگیا۔ تمام دنیا کے نمائندے یہاں آتے ہیں لیکن اس دفعہ اس جلسہ کے انتظامات یا رضا کاروں کے لحاظ سے بھی اس کی بین الاقوامی حیثیت ہوگئی ہے۔ گزشتہ سال بھی کینیڈا سے خدام وقار عمل کیلئے آئے تھے۔ اس سال امریکہ سے بھی خدام وقار عمل کے لئے آئے تو اس لحاظ سے اب یہ وقار عمل بھی بین الاقوامی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔

س: وقار عمل کے حوالہ سے یوکے کے خدام اور اطفال کے متعلق حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! یو۔کے کے خدام و اطفال جو وقار عمل کرتے رہے اور ڈیوٹیاں دیتے رہے وہ بھی یقیناً ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں انہوں نے بھی بہت محنت سے کام کیا۔ ان کا اور کینیڈا اور امریکہ سے آنے والے خدام کے بھی شکرگزار ہونا چاہئے اور سب سے بڑھ کر تو ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہونا چاہئے کہ اس نے ہمیں یورپ اور ان مغربی ممالک میں رہنے اور پلنے بڑھنے والے ایسے رضا کار عطا فرمائے جو بے نفس ہوکر کام کرتے ہیں۔

س: بینن کے وزیر دفاع نے اپنے تاثرات کا اظہار کن الفاظ میں کیا؟

ج: فرمایا! بینن کے وزیر دفاع کہتے ہیں مجھے اس جلسہ میں شامل ہوکر امن اور محبت کے سفیروں سے ملنے کا موقع ملا ہے۔ ہر بچہ جوان دوسروں سے خوش اخلاقی سے ملتا ہوا نظر آیا۔ اگر کسی کو دوسرے کی زبان سمجھ نہ بھی آتی تھی تو مسکراتے ہوئے خوش آمدید کہتا اور مہمان کی زبان میں کچھ نہ کچھ کہنے کی کوشش کرتا۔ جلسہ سالانہ حقیقی بھائی چارے کی ایک بہت بڑی مثال ہے۔ آپ کا جلسہ میرے لئے ایک اکیڈمی کی حیثیت رکھتا ہے جہاں سے مجھے بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔ میں جاننے کی کوشش کرتا رہا کہ انتظامات کے پیچھے کیا راز ہے اور میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ یہ لوگ ایک خلافت کے ماننے والے ہیں اور ایک ایسی قوم اس وجہ سے تیار ہوگئی ہے جو ہر قربانی کے لئے تیار رہتی ہے۔

س: بینن کے ایک جرنلسٹ نے اپنے تاثرات کا اظہار کن الفاظ میں کیا؟

ج: فرمایا! بینن کے جرنلسٹ کہتے ہیں کہ اس جلسہ کے اعلیٰ انتظامات کے بارے میں اگر کسی کو بتایا جائے تو وہ اس وقت تک یقین نہیں کرے گا جب تک خود اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لے۔ آپ کے جلسہ میں شامل ہوکر مجھے امید کا پیغام ملا ہے۔ ہر طرف دنیا میں ذاتی مفادات کی خاطر فسادات کئے جارہے ہیں لیکن آپ کے جلسہ میں ان نوجوانوں اور بچوں کو دیکھ کر جو اپنی پرواہ اور فکر کئے بغیر دوسروں کی خدمت کیلئے حاضر اور تیار رہتے ہیں ان نوجوانوں اور بچوں کے ذریعہ ایک نئی دنیا جنم لے گی جس میں خودغرضی نہیں ہوگی بلکہ دوسروں کی خدمت اعلیٰ مقصود ہوگا۔ میں نے یو این او کے تحت بھی بڑی کانفرنسوں میں شرکت کی لیکن میں نے اس طرح کے اعلیٰ انتظامات کہیں اور نہیں دیکھے۔ اس کی وجہ بے لوث اور محبت کرنے والے اور انسانیت کی قدر کرنے والے وہ نوجوان اور بچے اور بوڑھے ہیں جو اس جلسہ میں ہر وقت خدمت کے لئے تیار رہتے اور جنہیں ان کے خلیفہ کی رہنمائی ہر وقت میسر رہتی۔ امیر غریب مل کر خدمت کر رہے تھے۔ اتنی زبان میں تراجم کا بھی اعلیٰ انتظام تھا۔ جلسہ میں شامل ہوکر میں تو کہوں گا کہ اگر کوئی اس پہ عمل کرنا چاہے تو خدا سے ملانے والا راستہ آج بھی موجود ہے۔

س: کونگو کنشاسا کے ایک صوبہ کے اٹارنی جنرل نے جلسہ کے بارہ میں کیا تاثرات بیان کئے؟

ج: فرمایا! وہ کہتے ہیں میں پچیس سال سے بطور مجسٹریٹ کام کررہا ہوں۔ میں نے جلسہ کا گہرائی سے جائزہ لیا ہے اور اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ صرف دولت سے کچھ نہیں کیا جاسکتا جب تک اتفاق واتحاد نہ ہو جب آپ ایک جسم کی طرح ہو جائیں تو پھر سب کچھ ممکن ہو جاتا ہے جلسہ کے کارکن ایک جسم کی طرح ہو گئے تو انہوں نے ناممکن کو ممکن کر دکھایا۔ جنگل کو قابل رہائش بنا دیا جہاں سب کچھ میسر تھا۔ صاف ستھرے ٹوائلٹس رہائش گاہیں ریڈیو اور ٹی وی سٹیشنز جو مختلف زبانوں میں پروگرام نشر کر رہے تھے۔ مختلف ملکوں سے آئے ہوئے، امیر غریب، بڑے بڑے عہدوں والے، سیاستدان، صاحب علم، دانشور، سب ایک ہوکر کام کر رہے تھے۔ میں نے تو ہر طرف محبت اور اخوت ہی دیکھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ بہت مؤثر رنگ میں کام کر رہی ہے اور یہ کبھی ناکام نہیں ہوسکتی۔

س: نائیجر سے صدر مملکت کے مذہبی امور کے مشیر خاص کے تاثرات بیان کریں؟

ج: فرمایا! وہ کہتے ہیں کہ میں تقریباً سارا سال سفر میں رہتا ہوں اور مذہبی میٹنگز میں شامل ہوتا ہوں لیکن میں نے آج تک کبھی ایسا روحانی منظر نہیں دیکھا۔ مجھے لگ رہا تھا کہ آسمان سے نور نازل ہورہا ہے۔

س: جاپان کے ایک سکالر ایوما یوسف صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کن الفاظ میں کیا؟

ج: فرمایا! جاپان سے ایک دوست ایوما یوسف صاحب جو کہ مشہور سکالر اور جاپان ایگریکلچر کے صدر ہیں کہتے ہیں کہ احمدی نوجوانوں اور بچوں کا جذبہ خدمت قابل تحسین ہے۔ آج دنیا کے کسی بھی قوم میں ایسے نوجوان نہ ہونے کے برابر ہیں جو رضا کارانہ طور پر ایسی خدمات بجا لا رہے ہوں۔ خصوصاً بچوں کی پرجوش شمولیت بتاتی ہے کہ احمدیت کا حال بھی اور مستقبل بھی روشن ہے۔

س: یوگنڈا کے وائس پریزیڈنٹ ایڈورٹ سیکاندی کے دین حق کے متعلق خیالات کس طرح بدلے؟

ج: فرمایا! کہتے ہیں کہ جب انہیں جلسہ گاہ کا (Tour) کروایا گیا اور بتایا گیا کہ تمام کارکن رضا کار ہیں تو بہت حیران ہوا۔ میں نے اپنی زندگی میں کبھی بھی (۔) کا اتنا بڑا اجتماع نہیں دیکھا جہاں تمام لوگ امن کے ساتھ اکٹھے رہ رہے ہوں۔ اب مجھے پتا چلا کہ اصل اور حقیقی مومن کون ہیں اور دین حق کی تعلیم امن وسلامتی کی تعلیم ہے۔

س: آئس لینڈ سے آئے ہوئے مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار کس رنگ میں کیا؟

ج: فرمایا! کہتے ہیں کہ اس جلسہ میں شامل ہونا میری زندگی کے نہایت خوبصورت ترین تجربات میں سے تھا۔ میں آپ کی مہمان نوازی کا انتہائی شکرگزار ہوں اور میں کوشش کروں گا کہ دین حق کے حقیقی امن اور محبت کے پیغام کو پھیلاؤں۔

س: گوئٹے مالا کی ایک ممبر آف پارلیمنٹ نے اپنی دلی خوشی اور مسرت کا اظہار کن الفاظ میں کیا؟

ج: کہتی ہیں کہ جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں پہلی مرتبہ شمولیت میرے لئے ایک حسین تجربہ تھا اور (دین حق) کے بارے میں حقیقی تعلیمات سے آگاہی ہوئی۔ جماعت کے نظام سے بہت متاثر ہوئی اسی طرح خوش کن مہمان نوازی اور محبت و پیار کی فضا قابل رشک ہے۔ میں یہاں کی نہ بھولنے والی حسین یادیں لے کر اپنے ملک گوئٹے مالا واپس لوٹ رہی ہوں اس تمنا کے ساتھ کہ آئندہ بھی اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی سعادت نصیب ہو۔

س: ایک غیر از جماعت دوست زکریا سعدی صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کس طرح کیا؟

ج: فرمایا! کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ جلسہ سالانہ ایک نہایت خوبصورت تقریب تھی۔ میرے نزدیک (دین حق) کی خوبصورت تصویر دکھانے کے لئے یہ ذریعہ نہایت ہی موزوں ہے۔

س: ایک غیر از جماعت دوست ٹونی وائیٹنگ نے ہماری جماعت کے متعلق کیا بیان دیا؟

ج: فرمایا! کہتے ہیں کہ جماعت کو دیکھ کر اس بات کا شدت سے احساس ہوتا ہے کہ برطانیہ کے لوگ آپ کی جماعت سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں مثلاً کمیونٹی کیا ہوتی ہے اور کس طرح یکجان ہوکر امن کے قیام کیلئے کوشش کی جاتی ہے اور کس طرح نوجوان نسل کو امن کے قیام کے لئے حرکت میں لاکر دنیا کی فلاح و بہبود کے لئے ایک قیمتی اور فعال رکن معاشرے کا بنایا جاسکتا ہے۔

س: گوئٹے مالا کے ایک نومبائع لوئس الفرید نے اپنے تاثرات کا اظہار کن الفاظ میں کیا؟

ج: فرمایا! کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ مختلف اقوام اور رنگ و نسل کے افراد کی باہمی محبت و اخوت کی عملی مثال ہے اور اپنے ماٹو محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کی عملی تصویر جلسہ سالانہ میں دیکھنے میں آتی ہے۔

س: بیلجئیم کی ایک خاتون نے اپنے دو بچوں سمیت جماعت میں شامل ہونے کی کیا وجہ بیان کی؟

ج: فرمایا! بیلجئیم کی ایک خاتون فاطمہ دیالو صاحبہ اپنے دو بچوں کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوئیں اور بچوں کے ساتھ ہی انہوں نے جماعت میں شمولیت کرلی۔ کہتی ہیں جلسہ میں شمولیت کے بعد مجھے پتہ چلا کہ جماعت احمدیہ کے لوگ بہت اچھے باتہذیب اور سب سے بڑھ کے سچے (مومن) ہیں اور پھر میرے خطابات کا ذکر کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ ان میں آنحضور ﷺ کی احادیث کا ذکر رہا امن وسکون سچائی اور حوصلہ اور بردباری کی تلقین تھی۔

باقی صفحہ 7 پر

10

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

عرب ممالک، البانیہ، بوسنیا اور مالٹا سے آنے والے وفود کی ملاقاتیں اور ان کے تاثرات

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

5 ستمبر 2016ء

حصہ اول

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر پینتالیس منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ان رپورٹس اور خطوط پر اپنے دست مبارک سے ہدایات رقم فرمائیں۔

عرب ممالک کے وفد کی ملاقات

آج پروگرام کے مطابق مختلف ممالک سے آنے والے وفود کی ملاقاتیں تھیں۔

گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت کے مردانہ ہال میں تشریف لائے جہاں عرب ممالک سے تعلق رکھنے والے وفد کے ممبران نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ اس وفد میں ایک بہت بڑی تعداد ان سیرین احباب کی تھی جو اپنے ملک کے تکلیف دہ حالات کی وجہ سے وہاں سے ہجرت کر کے جرمنی میں آبسے ہیں۔

ملاقات کے آغاز میں حضور انور نے سب کا حال دریافت کیا اور پوچھا کہ کیا سب جرمنی میں رہنے والے ہیں؟ اس کے بعد ایک شخص نے عرض کیا:

آج میری زندگی کا سب سے خوبصورت دن ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمارے سروں پر ہمیشہ سلامت رکھے۔

ایک شخص نے عرض کیا: میں نے 2003ء میں ایک رؤیا دیکھا۔ پھر چھ سال بعد میں نے ایم ٹی اے کے ذریعہ بیعت کی توفیق پائی۔

ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور انور انہیں کچھ نصائح فرمائیں کہ وہ جرمنی میں کس طرح رہیں اور روحانیت میں کس طرح اضافہ کریں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک دفعہ کسی نے حضرت مسیح موعود سے بھی یہی پوچھا تھا کہ میں روحانیت میں اضافہ کے لئے کیا کروں اور کیا نہ کروں۔ اس پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا تھا کہ اللہ سے ڈرو اور پھر سب کچھ کرو۔ اگر یہ پتہ ہوگا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے تو پھر ہر برائی سے بچ کر رہے گا۔ نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اپنی دعاؤں میں استغفار اور لاحول ولاقوۃ (-) پڑھتے رہا کریں۔

اس کے بعد ایک خاتون نے عرض کیا کہ انہوں نے دس سال پہلے ایک رؤیا میں دیکھا کہ حضور انور ان کے گھر تشریف فرما ہیں اور انہوں نے حضور انور کی خدمت میں کھانا پیش کیا جس پر حضور انور نے فرمایا کہ میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک کہ سیریا میں احمدیوں کی تعداد زیادہ نہ ہو جائے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کرے۔

ایک اور خاتون نے عرض کیا: وہ بچپن سے ہی خلیفۃ المسیح الرابع سے ملنے کی خواہش رکھتی تھیں لیکن ان سے ملاقات کا موقع نہ مل سکا۔ لیکن آج اللہ تعالیٰ نے یہ دن دکھایا ہے اور خلیفۃ المسیح سے ملاقات ہوگئی ہے۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے۔

ایک اور عرب خاتون نے عرض کیا: وہ آسٹریا میں جس جگہ اپنے بیٹے کے ساتھ رہتی ہیں وہاں کوئی احمدی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی بیت ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ اس جگہ کے قریب آجائیں جہاں ہمارا مشن ہاؤس ہے۔ وہاں ویک اینڈ پر بچوں کی کلاسز ہوتی ہیں۔ اس طرح آپ کے بچے کی تربیت کا انتظام بھی ہو جائے گا۔ اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ اسائلم کی وجہ سے وہاں آکر رہنا مشکل ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ان ملکوں میں اپنی اور بچوں کی تربیت کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ ماں باپ کو بہت محنت کرنی پڑتی ہے۔ اسلامی ملکوں کی نسبت دوسرے ممالک میں دس گنا زیادہ محنت کرنی پڑے گی۔ بہت سے مفاسد اور خرابیاں ہیں جن سے بچنا پڑتا ہے۔

ہالینڈ سے آنے والے ایک عرب دوست نے عرض کیا کہ حضور آپ ہمارے دلوں میں رہتے ہیں۔ سب کے دلوں میں ہیں۔

ایک لڑکے نے عرض کیا کہ وہ وصیت کرنا چاہتا ہے لیکن اس کی کوئی آمد نہیں ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر کوئی سٹوڈنٹ ہے تو وہ اپنے جیب خرچ پر وصیت کر سکتا ہے۔ وصیت ایک زائد قربانی ہے۔ اگر کوئی آمد کا ذریعہ نہیں ہے تو انتظار کر لیں جب تک کام اور آمد نہ ہو اور مالی قربانی کا اظہار نہ ہو۔ آپ کے ارادہ کا آپ کو ثواب مل جائے گا۔ انما الاعمال بالنیات۔

اس کے بعد الجزائر سے تعلق رکھنے والے ایک احمدی دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں الجزائر کے احمدی احباب کے لئے دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

مراکش سے آنے والے ایک نومبائع نے عرض کیا کہ میں اپنے لئے، فیملی کے لئے اور مراکش کے تمام احمدیوں کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل کرے۔

ایک اور دوست نے عرض کیا کہ وہ سیرین کرد ہیں۔ موصوف نے اپنی قوم کے حالات کی وجہ سے دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ ایک دجالی چال تھی کہ کردستان کو تقسیم کر دیں تاکہ آپس میں لڑتے رہیں اور امن قائم نہ ہو۔ خدا کرے کہ (-) کو عقل آجائے۔

ایک سیرین دوست نے عرض کیا کہ میں نے رؤیا میں دیکھا ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرما رہے ہیں کہ پاکستانیوں کو (دعوت الی اللہ) میں مشکلات ہیں۔ اس لئے اب آپ لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ (دعوت الی اللہ) کریں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ (دعوت الی اللہ) کرنا آپ کی ذمہ داری ہے اور آپ کو نبھانی چاہئے۔ خدا تعالیٰ بار بار بتا رہا ہے۔ اپنی ذمہ داری پوری کریں۔

عرب مہمانوں کے تاثرات

ان عرب مہمانوں نے جلسہ کے حوالہ سے اپنے تاثرات کا بھی اظہار کیا۔ ان میں شباب رمزی صاحب (سیرین) بیان کرتے ہیں۔

میں پہلی بار جلسہ میں شامل ہوا ہوں۔ لوگوں کے اخلاق بہت اعلیٰ ہیں اور میں ایسا محسوس کر رہا ہوں کہ جیسے میں اپنی فیملی میں ہوں۔

مکرم احمدی صاحب (سیرین) کہتے ہیں:

حضور انور کی شخصیت کے بارہ میں بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ حضور نے خطاب میں حقیقی دین بیان کیا جو آنحضور ﷺ نے سکھایا۔ یہ وہ دین نہیں ہے جو آجکل غلط طور پر استعمال ہو رہا ہے۔

مکرم عمار زین الدین صاحب (سیرین) بیان کرتے ہیں:

حقیقت میں میں جماعت کا دشمن ہوں۔ میں اس لئے آیا تھا کہ میں جماعت کی خامیاں دیکھوں گا اور بعد میں ان کو مشہور کروں گا۔ میں نے تین دن اپنا موبائل میز پر رکھے رکھا لیکن چوری نہیں ہوا۔ میں نے ہر لحاظ سے انتظامات اور لوگوں کے رویے کا بغور جائزہ لیا مگر مجھے ایک بھی خامی نظر نہیں آئی اور اب میں اس جماعت کے بارہ میں اپنی رائے بدلنے پر مجبور ہوں۔

ایک بیلجیئم کے دوست ڈاکٹر محمد مرزا صاحب جن کا اصل تعلق سیریا سے ہے بیان کرتے ہیں:

اس اجتماع میں پہلی دفعہ شامل ہونے کا موقع ملا اور سب کچھ دیکھ کر مجھے بہت تعجب ہوا اور ایسا لگا کہ میں جرمنی میں نہیں ہوں۔ دنیا میں کسی تنظیم کے پاس اتنی طاقت نہیں کہ اس قدر لوگوں کو یورپ میں منظّم طور پر تین دن تک جمع کر سکے۔ یہاں خوبصورت چہرے اور روحانی ماحول دیکھنے کو ملا۔

ڈاکٹر اسعد امریر (سیرین) بیان کرتے ہیں:

مہمان نوازی بہت اچھی تھی۔ ہر چیز بہت منظّم تھی۔ میں جانتا ہوں کہ یہ کام اتنا آسان نہیں ہے۔ میری خواہش تھی کہ میں بھی کسی نہ کسی طرح آپ کے کاموں میں ہاتھ بٹاؤں۔

ڈاکٹر محمد علی (سیرین) نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں پہلی مرتبہ اس جلسہ میں شامل ہوا ہوں۔ میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے ہمارا خاص خیال رکھا اور ہر بات میں حسن خلق سے پیش آئے۔ حضور کی شخصیت بہت دلکش اور قائدانہ ہے۔ انہوں نے بہت ہی اہم موضوعات پر بات چیت کی اور ان میں سے سب سے اہم بات پناہ گزینوں اور شدت پسندی کے متعلق تھی۔

ایک عرب دوست حاتم الحصنی صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

جماعت احمدیہ کے افراد کے حسن سلوک کی بہت ہی کم نظیر ملتی ہے۔ میرے پاس اس کو بیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔ حقیقت میں جتنے آپ کے خلیفہ عظیم انسان ہیں ان کے متعلق بیان کرنا بہت ہی مشکل ہے۔ خلیفہ نے تمام امور کے متعلق بات کی۔ چونکہ میں سیرین ہوں اور خصوصاً سیرین کے دکھوں کا ذکر کرنا نہیں بھولے۔ آپ کی محبت بہت عظیم ہے۔ مجھے خلیفۃ المسیح کی تقریر میں تعصب نام کی کوئی چیز نہیں دکھائی دی۔ بلکہ وہ سب کو محبت پھیلانے کی ترغیب دیتے رہے۔

سلمان مصری صاحب نے بیان کیا:

میرا جماعت سے تعارف ایک احمدی دوست کے ذریعہ سے ہوا تھا۔ میں ان کے اخلاق سے بے حد متاثر ہوا۔ چنانچہ میں نے جماعت کے بارہ میں جاننے کی کوشش کی اور اسی وجہ سے جلسہ میں شرکت کی۔ یہاں سب کچھ دیکھ کر میری دنیا ہی بدل گئی۔ جلسہ کے ماحول نے مجھے بے حد متاثر کیا۔ ایسا منظّم اجتماع میں نے زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ لوگوں کے اخلاق، ان کا حسن سلوک اور پیار

محبت کی فضا، یہ تمام چیزیں آجکل دنیا میں نظر نہیں آتیں سوائے احمدیت کے اور انہی چیزوں کو دیکھ کر میں آج جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کا اعلان کرتا ہوں۔

ایک مہمان علی اخرس صاحب جن کا تعلق شام سے ہے نے بتایا:

مجھے جماعت کا تعارف ایک عرب احمدی کے ذریعہ ہوا اور ایک جماعتی (دعوت الی اللہ کی) میٹنگ میں شامل ہونے کا موقع ملا جس میں جماعت کے تفصیلی عقائد پر بات چیت ہوئی اور کافی حد تک میری تسلی ہوگئی۔ اس کے بعد فیملی کے ساتھ جلسہ جرمنی پر جانے کا اتفاق ہوا اور وہاں جماعت کی تنظیم اور روحانی ماحول دیکھ کر بہت تعجب ہوا۔ میرے لئے یہ بہت ہی خوبصورت موقع ہے کہ میں آپ کے ساتھ وقت گزار رہا ہوں۔ میں آپ کی حسن ضیافت اور بھائی چارے اور مہمانوں کو خوش آمدید کہنے اور مہمانوں کے لئے اپنی راتیں قربان کرنے پر شکرگزار ہوں۔ یقیناً جماعت احمدیہ ایک (دینی) جماعت ہے اور دین کی ایک خوبصورت تعلیم پیش کرتی ہے اور اس کا جمال دوسروں پر ظاہر کرتی ہے ہمارا فرض کہ ہم اس چھپی ہوئی خوبصورتی کو غوروفکر اور ریسرچ کے ذریعہ دوسروں پر ظاہر کریں۔

انہوں نے جلسہ میں شامل ہونے کے بعد اپنی Whats App کی Profile تبدیل کرتے ہوئے یہ لکھا کہ الطریق الی الجنۃ یعنی جنت کی طرف جانے والا راستہ۔

جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے ایک سیرین دوست محمد مرعی صاحب نے عرب وفد کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی جس میں **انہوں نے حضور انور کی خدمت میں اپنے والد صاحب کی رہائی کے لئے دعا کی درخواست کی اور اگلے دن معجزاتی طور پر سیریا میں ان کے والد صاحب کو رہا کیا گیا** جس پر انہوں نے یہ خبر تمام عرب احمدیوں کو بتائی اور ان سب کے لئے یہ خبر ان کے ایمان اور خلیفہ وقت سے محبت میں اضافہ کا باعث بنی اور سب احمدیوں کو بتا رہے ہیں کہ یہ ہمارے پیارے خلیفہ کی دعا سے ہی ہوا ہے۔

ریاض بصری جن کا تعلق عراق سے ہے بیان کرتے ہیں:

میرا جماعت سے تعارف ایک احمدی کے ذریعہ ہوا۔ اس کے بعد جامعہ احمدیہ میں دو عرب میٹنگز میں فیملی کے ساتھ شامل ہونے کا موقع ملا جن میں آپ کے امام کے ذریعہ جماعتی عقائد کا علم ہوا جو میرے لئے بالکل نئے اور حقائق پر مبنی اور دل میں اثر کر جانے والے تھے۔ پھر مجھے جلسہ سالانہ پر جانے کا موقع ملا۔ میرے لئے یہ منظر انتہائی حیران کن تھا۔ انتہائی تنظیم، خدمت کا جذبہ، انسانی اقدار، مختلف قومیتوں کے لوگ مگر اخوت اور بھائی چارہ کی یہ فضا میرے خیال سے دنیا میں احمدیت کے سوا کہیں نظر نہیں آتی۔ مجھے ہر طرف محبت ہی محبت نظر آئی۔ خلیفہ کے خطابات دلی جذبات کی عکاسی کرتے ہیں اور آپ کی شخصیت انتہائی نورانی ہے۔ میں حلفاً کہتا ہوں کہ دنیا میں دین کی یہ انتہائی خوبصورت تصویر کسی اور فرقہ کے پاس نہیں ہے۔ اس لئے یہ سب کچھ آنکھوں سے دیکھنے کے بعد مجھے اور میرے خاندان کو احمدیت قبول کرنے میں ذرا بھی تردد نہیں ہوا۔ واپس آکر جب ہم نے اپنے رشتہ دار کو یہ سب کچھ بتایا کہ ہم نے احمدیت قبول کرلی ہے تو وہ کہنے لگے کہ آپ مجھے کیوں نہیں ساتھ لے کر گئے۔ یہ تمام باتیں سن کر میں بھی جماعت احمدیہ میں داخل ہونا چاہتا ہوں۔

عرب احباب کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات پونے گیارہ بجے تک جاری رہی۔ آخر پر تمام حضرات نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ شرف مصافحہ حاصل کیا۔ سب فیملیز نے اور احباب نے انفرادی طور پر تصاویر بنوائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

البانیہ کے وفد کی ملاقات

بعدازاں البانیہ سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ البانیہ سے 56 افراد کا وفد آیا تھا، جن میں 37 مرد اور 19 خواتین اور بچے شامل تھے۔ اس وفد میں 30 افراد احمدی اور 26 افراد غیر از جماعت تھے۔ نیز 4 صحافی بھی شامل تھے۔

البانیہ سے آئے ہوئے ایک ٹیلی ویژن چینل (Vision Plus) کے صحافی Rudolf Ciku رودولف سیکو صاحب نے حضور انور سے درج ذیل سوالات کئے۔

البانیہ میں مذہبی آزادی اور ہم آہنگی ہے۔ کیا خلیفہ اس بات کو جانتے ہیں اور ان کے اس کے متعلق کیا تاثرات ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر البانیہ کے لوگ اتنے کھلے دل کے ہیں تو یہ بہت اچھی بات ہے۔ اصل چیز انسانی قدریں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو بندوں کو یہی حکم دیا ہے کہ میرا حق ادا کرو اور دوسری مخلوق کا حق ادا کرو۔ مذہب کا معاملہ تو دل کا معاملہ ہے اور اس میں کسی قسم کے جبر کی اجازت نہیں۔ (دین) اگرچہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ آخری اور کامل شریعت ہے، لیکن یہ ہرگز نہیں کہتا ہے کہ ہر ایک کو زبردستی (مومن) بناؤ۔ جس کا دل چاہے مانے اور جس کا دل نہ چاہے وہ بیشک نہ مانے۔ انسان کم از کم مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کرکے اور بنیادی انسانی اقدار کا قیام کرکے ایک حصہ کو تو قائم کرے۔ مذہبی Pluralism بہت اچھی بات ہے۔ یہی صورتحال آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں تھی جبکہ یہود، عیسائی اور دیگر مذاہب آزادی کے ساتھ رہا کرتے تھے۔

البانیہ میں بھی جماعت احمدیہ قائم ہے۔ البانین لوگوں کا اس جماعت میں کیا کردار ہے اور حضور کی ان سے کیا توقعات ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جواباً فرمایا کہ میں جماعت سے وہی توقعات رکھتا ہوں جو دنیا کی باقی جماعتوں سے ہیں، یعنی یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے احکامات کی پابندی کریں۔ وہ احکامات کیا ہیں؟ یہی کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کریں اور مخلوق کا حق ادا کریں اور بے نفس ہوکر اس کی خدمت کریں۔

ابھی حال ہی میں کیتھولک چرچ نے ایک تقریب کے ذریعہ Mother Teressa کو Saint کا درجہ دیا ہے۔ حضور کے اس کے متعلق کیا تاثرات ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جواباً فرمایا کہ جہاں تک اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی اور انسانیت کی بے لوث خدمات کا تعلق ہے Mother Teressa نے بے مثال نمونہ پیش کیا ہے۔ اگر عیسائی انہیں اپنی رسم ورواج کے مطابق کوئی درجہ دینا چاہتی ہے تو وہ دیں۔ بہرحال اپنی ان خدمات کی وجہ سے کوئی بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے رحم کے سامان کردے۔

Rudolf Ciku کا آخری سوال یہ تھا کہ کیا آپ کا پلان ہے کہ آپ البانیہ تشریف لائیں؟

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مستقبل قریب میں تو ایسا کوئی پلان نہیں ہے۔ لیکن میری دعا ہے اور البانین احمدی بھی دعا کرتے ہیں کہ ان شاء اللہ میں جلدی وہاں آؤں۔

البانیہ کے وفد میں ایک دوست Olsijazxhiu (اولسی یازجیو) بھی شامل تھے۔ موصوف Historian ہیں اور بلقان میں اسلام کی تاریخ پر خاص علم رکھتے ہیں۔ اکثر ٹیلی ویژن چینل پر اسلام کے متعلق ہونے والے Discussion Programs میں بحیثیت سکالر اور Analyst شامل ہوتے ہیں۔ ان کا ایک نیوز پورٹل اور آن لائن اخبار بھی ہے۔

موصوف نے بتایا کہ وہ جلسہ کے تمام انتظامات، پروگرام، خطابات وتقاریر سے بے انتہا متاثر ہیں۔ انہوں نے معذرت کا اظہار کیا کہ انہیں قبل ازیں جماعت کے بارہ میں کوئی زیادہ علم نہیں تھا۔ وہ اس وقت جماعت کی کتب کا مطالعہ کر رہے ہیں اور اس کی تعلیمات سے نہایت متاثر ہوئے ہیں۔

موصوف نے سوال کیا کہ ایک طرف یورپ و دیگر مغربی ممالک میں Right Wing Extremist Groups بہت تیزی سے مقبولیت حاصل کر رہے ہیں، نیز اسلام کے خلاف منافرت میں بھی بہت تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے، جبکہ اس کے برعکس تشدد اور انتہاپسند فرقے بھی ردعمل کے طور پر بڑھ رہے ہیں۔ ان خطرناک حالات میں بہت تیزی سے دنیا ایک تیسری عالمی جنگ کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اگر ایک اور عالمی جنگ ہو تو اس صورت میں (-) اور دین کا کیا مستقبل ہوگا؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ کو جماعت کی تعلیمات کا تعارف نہیں ہوا تو ہمارے (مربیان) کو چاہئے کہ وہ آپ کو تفصیل سے جماعت کا تعارف کروائیں۔ جہاں تک آپ کے سوالات کا تعلق ہے، درحقیقت اس بات کے زیادہ امکان ہیں کہ ایک اور عالمی جنگ ہوجائے اور یہ بات بھی درست ہے کہ بہت بڑی تباہی ہوگی۔ لیکن اس عالمگیر تباہی کے بعد ایک مرتبہ پھر لوگ خدا کی طرف لوٹیں گے۔

مجھے فکر ہے کہ اس وقت احمدی (-) کس قسم کا نمونہ پیش کریں گے؟ کیونکہ اس عالمگیر تباہی کے بعد بنی نوع انسان ایسے وجودوں کو تلاش کرے گی جو اس کی راہنمائی کرسکیں، جو انہیں خدا تعالیٰ کی ہستی کے بارہ میں یقین دلاسکیں۔ ہمیں کامل یقین ہے کہ ہم اس وقت Forefront پر ہوں گے۔ اس وقت صرف دین (حق) ہی ہوگا جو ان کی تمام تر ظاہری و باطنی ضروریات کو پورا کرے گا۔

حضور نے فرمایا: مجھے پختہ یقین ہے کہ (دین) کا مستقبل جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے۔ اس وقت صرف Spade Work ہی کیا جارہا ہے، جبکہ مستقبل میں انشاء اللہ لوگ بڑی تعداد میں شامل ہوں گے۔ اس کی پیشگوئی خود اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کے ذریعہ دے دی تھی۔......جس شخص کو ان باتوں پر یقین نہ ہو وہ تو یقیناً خوف اور مایوسی کا شکار ہوگا، لیکن میں پُرامید ہوں۔ مجھے اس بات کی ہرگز کوئی تشویش نہیں کہ دیگر انتہاپسند فرقے دنیا میں فتنہ وفساد برپا کریں گے۔ میری تشویش یہی ہے کہ کیا ہم اس انقلاب کو جذب کرنے اور اس زمانہ کے چیلنج کو پورا کرنے والے ہوں گے یا نہیں۔ کیا ہم ان کی ہدایت کا موجب بنیں گے یا نہیں؟ یہی بات جس کا میں مسلسل اراکین جماعت سے ذکر کرتا ہوں اور ان کو خطابات وتقاریر کے ذریعہ بار بار تلقین ونصیحت کرتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کو اپنی زندگیوں میں لاگو کریں اور آنے والی نسلوں کی تعلیم وتربیت حقیقی (دینی) روح کے مطابق کریں۔

موصوف نے پوچھا کہ بعض (-) ممالک مثلاً مصر اور شام میں Political دین لانے کی کوشش کی گئی ہے لیکن حالات نے ظاہر کردیا ہے کہ وہ مکمل طور پر ناکام ہوگئی اور ان کی حکومت کے دوران دیگر (-) فرقوں کے ساتھ شدید فتنہ وفساد کا دور دورہ ہوا۔ جبکہ اس کے بالمقابل یورپ میں دور وسطیٰ کے دوران ہونے والے خونریزی اور قتل وغارت کے بعد بعض شدید سیاسی تحریکات کے ذریعہ حکومت اور چرچ کو ہمیشہ کے لئے علیحدہ کردیا گیا اور اب ان ممالک میں ایک قسم کی سیکولرازم موجود ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ Laicism تو نہیں جو مذہب کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیتی ہے، لیکن کیا Secularism کا اصول (-) ممالک کے لئے زیادہ مفید ہوسکتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: چونکہ

دور وسطیٰ میں چرچ کو حکومت کے اوپر کافی دسترس حاصل تھی اس لئے عیسائیت کو اپنی من مانی کرنے کا موقع ملا اور بالآخر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ حکومت اور چرچ مکمل طور پر علیحدہ ہوگئے۔ اس کے بالمقابل جماعت احمدیہ میں قائم خلافت ایک روحانی قیادت ہے۔ احمدی دنیا کے 200 سے زائد ممالک میں بس رہے ہیں۔ بعض افریقن ممالک میں ان کی تعداد ملینز میں ہے، لیکن ہر جگہ ان کے عقائد و اعمال میں ایک قسم کی یک رنگی پائی جاتی ہے۔ آپ نے کہا کہ Political (دین) ناکام ہوگیا ہے، لیکن مجھے نہیں معلوم کہ Political (دین) کیا ہوتا ہے؟ ہم صرف (دین حق) کو جانتے ہیں جو اپنی خوبصورت تعلیمات کے ساتھ زندگی کی ہر سطح پر حاوی ہے، چاہے وہ انفرادی یا گھریلو ہو، یا پھر بین الاقوامی سطح پر۔

دنیا کی اکثر حکومتیں جمہوری نظام کے مطابق چنی جاتی ہیں اور وہ جمہوریت کے اس مشہور منشور of the people, by the people and for the people پر عمل پیرا ہونے کا دعویٰ کرتی ہیں۔ لیکن درحقیقت وہاں کوئی جمہوریت نہیں ہے۔ مغرب بہت سے معاملات میں دوغلی پالیسی پر چلتا ہے۔ جدید دور میں جہاں ان کو اپنے مقاصد ہوتے ہیں، تو وہ مختلف اصول اختیار کر لیتے ہیں اور ایک ہی شخص جس کے ہاتھ میں تمام امور سلطنت ہوتے ہیں، سالہا سال حکومت کی باگ ڈور تھما دیتے ہیں۔ ایک طرف وہی طاقت ایک حکومت کو ہتھیار اور عسکری مدد مہیا کر رہی ہوتی ہے جبکہ دوسری طرف ملک میں امن کے لئے کوششیں کرتی نظر آتی اور رفاہی سامان تقسیم کر رہی ہوتی ہے۔ یہ Double Standard ہیں۔ کسی ایک بھی (-) ملک میں ہتھیار بنانے کی انڈسٹری نہیں ہے اور تمام ہتھیار عموماً مغربی ممالک میں ہی بنائے جاتے ہیں اور تمام (-) ممالک انہیں سے ہتھیار خرید رہے ہوتے ہیں۔ ابھی حال ہی میں ایک خبر کے مطابق سعودی عرب نے 87 بلین ڈالر کے ہتھیار امریکہ و دیگر مغربی ممالک سے خریدے ہیں۔ جن ممالک میں Political Islam کے نام پر حکومت کی جارہی ہے، وہ کوئی پولیٹیکل اسلام نہیں ہے بلکہ ان حکومتوں اور سیاسی حکمرانوں نے (دینی) تعلیمات کو اپنے خطرناک عزائم کے ساتھ مدغم کر دیا ہے۔ (دین) کی تعلیم تو یہ ہے کہ جب دو گروہ آپس میں برسرپیکار ہو جائیں تو تمہارا فرض بنتا ہے کہ تم ان میں صلح کرواؤ، لیکن اگر ان دونوں میں سے ایک گروہ بجائے امن کی کوششوں کو ماننے کے، لڑائی پر مصر ہو تو تمہارا فرض بنتا ہے کہ تم سب اس کے خلاف متحد ہو کر لڑائی کرو اور اسے صلح کرنے پر مجبور کردو۔ یہ وہ (دینی) طریق ہے جس کے ذریعہ دنیا میں امن و انصاف قائم ہوسکتا ہے۔ جبکہ ان ممالک نے ان تمام (دینی) تعلیمات کو پس پشت ڈال دیا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ (دین) یہ تعلیم دیتا ہے کہ اپنے فرائض و ذمہ داریوں کی ادائیگی میں انصاف سے کام لو۔ اس لحاظ سے ہر سیاسی لیڈر کا فرض بنتا ہے کہ وہ پوری ایمانداری اور انصاف کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرے اور ان فرائض کی ادائیگی اپنی سیاسی پارٹی کی خاطر نہ کرے بلکہ عوام کی فلاح و بہبود کے لئے۔ لیکن موجودہ حکومتوں نے ان تمام قیمتی اصولوں کو بالائے طاق رکھ دیا ہے۔

اس معاملہ میں صرف مسلمان ملکوں کو قصوروار قرار دینا درست نہیں، کیونکہ مغربی ممالک بھی انہیں کمزوریوں کا شکار ہیں۔

آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بھی آپ ﷺ کی قیادت میں ہی ایک حکومت مدینہ میں قائم ہوئی جس میں تمام انتظامی امور حسب صلاحیت برابری کے ساتھ یہودیوں، مسلمانوں اور دیگر اقوام کو دیئے گئے، نیز مسلمانوں کے لئے اسلامی طریق پر اور یہودیوں کے لئے ان کے دین کے مطابق معاملات طے کئے گئے۔

آپ نہیں کہہ سکتے کہ مسلمان حکومتیں اپنی غلط پالیسی کے باوجود درست ہیں، کیونکہ مغرب بھی Dictators کی تائید کر رہا ہے۔

البانیہ سے آنے والے ایک احمدی Ervin Xhepa (ایرون جیپا صاحب) نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ...... تحفہ پیش کیا جس کا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسی وقت جواب دیا۔ انہوں نے بتایا کہ جلسہ سالانہ کے تمام انتظامات، مہمان نوازی، تقاریر خطابات نہایت ہی اعلیٰ تھے اور وہ ان سب سے بہت زیادہ متاثر ہوئے ہیں کہ کس طرح احمدی بے لوث طریق پر خدمات میں مصروف عمل رہے۔ انہوں نے ساتھ یہ بھی کہا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے بعد انہوں نے اور ان کی اہلیہ نے مل کر یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ اپنے ایک بیٹے کو دین کی خاطر وقف کردیں۔

ایک اور دوست Adem Shahini (آدیم شاہینی صاحب) نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا:

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پُرخلوص مہمان نوازی کے لئے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ ایک Practicing مسلمان ہیں اور گزشتہ تقریباً چھ ماہ سے ان کا جماعت سے تعارف ہوا ہے۔ گزشتہ کافی عرصہ سے وہ بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد کی تصنیف لطیف اسلامی اصول کی فلاسفی کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ یہ کتاب انوار و معارف سے پُر ہے اور انہوں نے اس کتاب سے بہت کچھ حاصل کیا۔ جلسہ سالانہ میں معرفت و حکمت سے معطر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطابات و نصائح نہایت ہی آسان فہم طریق پر سننے اور سمجھنے کا موقعہ ملا۔ مختصر یہ کہ جو کچھ آپ نے بیان فرمایا مجھے جلسہ سالانہ کے تین دنوں کے دوران عملی طور پر دیکھنے کو ملا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پُرمعارف خطابات سن کر ایسا محسوس ہوا کہ گویا حضور نے اپنا ہاتھ مشرق کی طرف بھی اور مغرب کی طرف بھی، ترقی یافتہ ممالک کی طرف بھی اور ترقی پذیر ممالک کی طرف بڑھایا ہوا ہے۔ مجھے کامل یقین ہے کہ آپ خدا تعالیٰ، اس کے رسول اور اس کے کلام قرآن کریم کی راہ پر ہیں۔ یہاں آکر حقیقی اخوت اور بھائی چارے کی عملی تصویر ملی۔ میں آپ کے ساتھ ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ اس دین کو البانیہ میں پھیلاؤں اور اس پر عمل کروں۔

البانیہ کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات بارہ بجکر پچاس منٹ پر ختم ہوئی۔ بعدازاں وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوائیں اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بوسنین وفد کی ملاقات

اس کے بعد پروگرام کے مطابق بوسنین وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔ بوزنیا سے 43 افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ملاقات کے آغاز میں وفد کے ممبران سے پوچھا کہ آپ میں سے کتنے ہیں جو پہلی مرتبہ جلسہ پر آئے ہیں۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان احباب سے استفسار فرمایا کہ انہیں جلسہ کیسا لگا؟

اس پر ایک شخص نے عرض کیا کہ مجھے 25 سال سے خدمت خلق کا موقع مل رہا ہے۔ لیکن اس طرح کا جلسہ اور ایسا نظام میں نے کہیں اور نہیں دیکھا۔ میں نے اس جلسہ میں کوئی لغو بات نہیں دیکھی۔

نیز موصوف نے کہا: حضور انور نے عبادات اور دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ہم اپنی عبادات اور دعاؤں کے ذریعہ دین کو دشمن کے حملوں سے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ حضور انور کی اس بات کا مجھ پر بہت گہرا اثر ہوا۔

پھر ایک اور دوست نے عرض کیا کہ میں نے بہت دیر انتظار کیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ موقع عطا فرمایا کہ میں اس جلسہ میں شامل ہوسکوں۔ اس دوست کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کو ایمان میں ترقی عطا فرمائے۔

ایک دوست Bayro صاحب نے کہا کہ: میرا تعلق بوسنیا میں رومن کیمونٹی سے ہے۔ اس ملک میں لوگ ہماری عزت نہیں کرتے لیکن اس کے باوجود جماعت ہمارے ساتھ محبت کا سلوک کرتی ہے۔ ہمیں مقامی لوگوں کی طرف سے کئی مسائل درپیش ہیں لیکن اس کے باوجود خاکسار جماعت کے پیغام کو لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔

موصوف نے کہا: دراصل اس دور میں صرف جماعت احمدیہ کا خلیفہ ہی ہے جو کہ دنیا کو امن کی طرف دعوت دے رہا ہے اور حقیقت میں یہی وہ طریق ہے جس پر چل کر حقیقی امن قائم ہوسکتا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جنگوں سے امن کا قیام ممکن نہیں۔ حقیقی امن صرف محبت سے ہی قائم ہوسکتا ہے۔ یہ لوگ آج جنگوں سے امن قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جس کا کوئی فائدہ نہیں۔

پھر ایک اور دوست نے عرض کیا کہ مجھے یہاں آکر بہت اچھا لگا۔ مجھے صرف اس بات کا دکھ ہے کہ میں عمر کے آخری حصہ میں یہاں آیا ہوں اور اس عمر میں آکر جماعت کی اس طرح خدمت نہیں کرسکتا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خدمت قبول کرنے والا ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو خدمت کا اور موقع عطا کرے۔

وفد میں شامل ایک دوست مصطفیٰ صاحب جن کی عمر 84 سال ہے اور صرف حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیارت کے لئے جلسہ میں حاضر ہوئے۔ موصوف نے بہت ہی جذباتی انداز میں کہا:

مجھے افسوس ہے کہ مجھے جماعت کا پیغام عمر کے اس حصہ میں ملا ہے جب میں جماعت کی اس طرح خدمت نہیں کرسکتا جس طرح مجھے کرنی چاہئے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نیت کے مطابق جزاء عطا فرمادیا کرتا ہے۔ انشاء اللہ آپ کو بھی جماعت کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے گا۔

ایک دوست ندیم صاحب نے عرض کیا:

یہ میرا تیسرا جلسہ ہے لیکن یہ جلسہ ایک خاص اہمیت کا حامل ہے۔ کیونکہ یہ جلسہ میرے دل میں اتر گیا ہے۔ میں کام کی غرض سے جرمنی آیا تھا۔ یہاں آکر بیت السبوح میں نماز پڑھنے کے لئے جس ٹیکسی میں آرہا تھا وہ کسی احمدی دوست کی تھی۔ اس احمدی بھائی نے جس محبت اور پیار سے خاکسار کو گلے لگایا وہ محبت بے نظیر و بے مثال تھی اور مجھے معلوم ہوگیا کہ حضرت مسیح موعود اپنے متبعین میں جو آپس میں محبت و پیار دیکھنا چاہتے تھے یہ اس کی ایک جھلک ہے۔

موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں حقیقی معنوں میں جماعت کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک مہمان Mayo صاحب نے کہا: حضور انور سے ملاقات کے دوران میں نے ایک عجیب کیفیت کا مشاہدہ کیا۔ میں سر جھکا کر بیٹھا تھا اور میری آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ میں رونا نہیں چاہتا تھا لیکن اس کے باوجود آنسو تھے کہ رکتے نہ تھے۔

ایک مہمان خاتون Daffala صاحبہ نے کہا: جلسہ کے دوران جب حضور انور نماز کے لئے جارہے تھے تو حضور انور کو پہلی مرتبہ قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ حضور انور پر نظر پڑتے ہی میری آنکھوں سے آنسو رواں ہوگئے اور ایک عجیب روحانی سرور طاری ہوگیا جسے میں بیان نہیں کرسکتی۔

ایک خاتون نے عرض کیا کہ یہ میرا تیسرا جلسہ سالانہ ہے اور محبت الٰہی پر جو تقریر ہوئی اس میں مقرر نے ایک جملہ پڑھا جو مجھے بہت پسند آیا۔ وہ فقرہ یہ تھا کہ جو خدا سے محبت کرتا ہے خدا بھی اس سے محبت کرتا ہے۔ یہ جملہ میرے دل میں اس لئے اتر گیا کیونکہ میں خدا سے محبت تو ہمیشہ کرتی تھی لیکن یہ معلوم نہیں تھا کہ خدا بھی مجھ سے محبت کرتا ہے۔

بوسنیا کے وفد میں شامل ایک دوست عادل مفالہ صاحب بھی تھے جن کا تعلق سوڈان سے ہے لیکن گزشتہ 20 سال سے بوسنیا میں مقیم ہیں۔ موصوف پیشہ کے اعتبار سے ایک ماہر اور کامیاب ڈاکٹر ہیں۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

جلسہ کے تمام انتظامات اور پروگرام اپنی نوعیت میں منفرد تھے۔ میں نے بحیثیت ایک ڈاکٹر کے گزشتہ 25 سال سے مختلف پروگراموں میں شمولیت اختیار کی ہے۔ لیکن اس قسم کے انتظامات اور نظم وضبط مجھے کہیں بھی نظر نہیں آیا۔

موصوف نے کہا: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ مثلاً حقیقی مومن کی ذمہ داری اور اعلائے کلمہ حق کے لئے جوش اور غلبہ دین کی مہم میں ایک مومن کا کیا کردار ہوسکتا ہے یہ ساری باتیں ایسی تھیں جو کہ اس دور کے لئے بے حد ضروری ہیں۔

موصوف نے کہا: دین کی بنیاد ہی اطاعت اور نظم وضبط پر ہے اور وہی بات مجھے یہاں جلسہ میں نظر آئی ہے۔

وفد میں شامل ایک دوست نوریہ صاحب نے جلسہ کے دوران بیعت کر کے جماعت میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی تھی۔ موصوف نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا؛

میں اس سے قبل جلسہ میں شامل نہیں ہوا تھا مگر جلسہ کے بارہ میں بہت کچھ سن رکھا تھا۔ اب جلسہ میں شامل ہونے کے بعد دل پر ایک عجیب کیفیت طاری ہے جو کہ خارج از بیان ہے۔

ایک دوست مکرم دانیال صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

یہ جلسہ ہزاروں روحانی مردوں کو زندگی بخشنے والا جلسہ تھا۔ ان روحانی مردوں میں خاکسار بھی ایک ہے جسے جلسہ میں شامل ہو کر ازسرنو روحانی زندگی ملی۔

موصوف نے کہا: اگرچہ میں کئی سال سے جماعت میں شامل ہوں مگر اس جلسہ سے قبل میں نے اپنے دل میں وہ روحانی تپش محسوس نہ کی جو کرنی چاہئے تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ جو بہت ہی رحیم و کریم ہے اس نے محض اپنے فضل سے اس جلسہ کے ذریعہ خاکسار کو ازسرنو روحانی زندگی عطا فرمائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس پر فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ اس احساس کو آپ کے اندر قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بوسنین وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات ایک بجکر پندرہ منٹ پر ختم ہوئی۔ وفد کے تمام ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی اور شرف مصافحہ بھی حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ بھی عطا فرمائیں۔

مالٹا سے آنے والے وفد کی ملاقات

بعدازاں مالٹا سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا شرف پایا۔ امسال مالٹا سے 13 افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا جن میں سات عیسائی دوست بھی شامل تھے۔

ایک میڈیکل ڈاکٹر، ان نمدی صاحب جن کا تعلق نائیجیریا سے ہے اور گزشتہ 30 سالوں سے مالٹا میں مقیم ہیں اپنی اہلیہ اور بیٹی کے ساتھ آئے تھے۔ موصوف نے عرض کیا: میں نے کئی سال قبل دین کو سمجھنے کے لئے چھ ماہ کا کورس کیا تھا۔ اس کورس کے بعد یہ محسوس ہوا کہ (دین) ہی وہ جگہ ہے جہاں میں جاسکتا ہوں مگر بعض (-) کی غلط حرکات اس خوبصورت امیج کو داغدار کر رہی ہیں اور پھر تشویش بھی ہوئی۔ مگر جماعت احمدیہ وہ واحد (-) تنظیم ہے جو دین کی خوبصورت تعلیم کو بیان کرتی ہے اور اس پر عمل پیرا ہے۔ جہاد کی جو تعریف احمدیہ جماعت کرتی ہے اگر تمام (-) اس جہاد کو ماننے لگ جائیں تو دنیا امن وسلامتی کا گہوارہ بن جائے اور ہر طرف محبت و بھائی چارہ کا بول بالا ہو۔

جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کو رب العالمین مانتی ہے اور یہ نہیں کہتی کہ اللہ تعالیٰ پر صرف (-) کا حق ہے اور اس بات نے مجھے جماعت احمدیہ کے اور زیادہ قریب کر دیا ہے۔ کہنے لگے کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ پہلے وحی کرتا تھا، بولتا تھا مگر آج نہیں بولتا وہ غلطی پر ہیں اور احمدیت حق ہے کہ خدا تعالیٰ آج بھی اپنے بندوں سے کلام کرتا ہے۔

موصوف نے کہا میں دین کے بارہ میں سوالات کے جوابات کی تلاش میں جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے آیا تھا۔ اس جلسہ میں شرکت اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات اور خصوصاً دوسرے روز غیر (-) سے خطاب کے بعد میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ مجھے اپنے سوالوں کے جوابات مل گئے ہیں۔

موصوف نے کہا: جہاد کی جو تفسیر جماعت احمدیہ کرتی ہے اس سے متعلق ایک کتاب شائع کر کے تمام (-) کو پڑھانی چاہئے اسی طرح غیر (-) کو بھی جہاد کی حقیقت بتانی چاہئے۔ اب میں اپنے حلقہ احباب میں اور مالٹا کے لوگوں کو احمدیت کی خوب دعوت کروں گا اور انہیں بتاؤں گا کہ حقیقی دین وہی ہے جو احمدیت پیش کر رہی ہے اور یہ دین امن وسلامتی کا پیغام ہے۔ اب ہم جماعت احمدیہ کے ساتھ مل کر احمدیت کا پیغام اپنے ملک میں پھیلائیں گے۔

حضور انور کے ساتھ ملاقات کے بعد کہا: آج کا دن ہمارے لئے بہت اہم اور خاص ہے۔ خلیفۃ المسیح یقیناً خدا کے پیارے وجود ہیں اور میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ کا خدا سے ایک گہرا تعلق ہے۔ کہنے لگے کہ میں اپنا ہاتھ نہیں دھونا چاہتا کیونکہ اس ہاتھ سے میں نے حضور انور سے مصافحہ کیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ زیادہ دیر تک میں اس مصافحہ کا لطف اور برکت حاصل کرسکوں اور میں زیادہ سے زیادہ دیر تک اس ماحول میں رہنا چاہتا ہوں۔ میرے دورے کا مقصد پورا ہوگیا۔ میں بہت خوش ہوں۔ میں بہت خوش نصیب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ایک عظیم نعمت اور امام سے نوازا ہے۔ کاش کہ (-) اور ساری دنیا آپ کی آواز پر لبیک کہنے والی بن جائے۔ آمین

مالٹا سے جلسہ پر تین عیسائی خواتین بھی شامل ہوئی تھیں۔ پہلے دن انہوں نے اپنے مردوں کے ساتھ مردانہ ہال میں جلسہ دیکھا اور دوسرے دن وہ لجنہ مارکی میں گئیں اور پھر سارا دن وہیں گزارا اور مربی سلسلہ کو کہنے لگیں: آج آپ نے جو ہمیں خواتین کے ساتھ وقت گزارنے کا موقع فراہم کیا ہے تو ہمیں وہاں زیادہ مزہ آیا ہے اور ہم وہاں پر زیادہ آسانی اور آرام محسوس کرتی رہیں، خواتین کے ساتھ رہ کر ہمیں زیادہ آزادی اور خود اعتمادی کا احساس ہوا اور ہماری خواہش ہے کہ جلسہ کا باقی وقت بھی ہم خواتین کے ساتھ ہی گزاریں۔

حضور انور کے ساتھ ملاقات کے بعد کہنے لگیں: ہمیں بہت مزہ آیا اور یہ لمحات ہمارے لئے بہت قیمتی تھے۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے ایک باپ اپنے بچوں سے مخاطب ہے۔ حضور والد کی طرح ہمارے ساتھ گفتگو فرما رہے تھے۔ آپ بہت عظیم انسان ہیں۔ آج کا دن بہت خاص ہے بہت ہی خاص۔

ایک مہمان ایڈورڈ میلان صاحب کہنے لگے:

ہم جلسہ کے ہر لمحہ سے فیضیاب ہوئے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ ایسے پروگرام ہوتے رہیں تاکہ دنیا کو دین کے اصل چہرہ سے متعارف کرایا جاسکے۔ حضور انور کے خطابات سے متعلق کہنے لگے کہ ہمیں حضور کے خطاب سن کر بہت مزہ آیا ہے۔ حضور کے خطاب بہت ہی دلچسپ، فکرانگیز، معلوماتی اور وقت کی اہم ضرورت ہیں۔

مالٹا کے وفد میں شامل ایک عیسائی مہمان سرجوستا گنو صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

حضور انور نے جو روح اور جسم کا باہمی تعلق بیان فرمایا ہے وہ مجھے بہت اچھا لگا۔ میں نے حضور کی تقاریر ریکارڈ بھی کی ہیں تاکہ بعد میں بھی ان سے استفادہ کرسکوں۔ کہنے لگے پہلے میرا دین سے متعلق تاثر منفی تھا تاہم اب میرے نظریات بالکل بدل چکے ہیں اور اب میرے دل میں دین کی بہت قدر اور عزت ہے۔

پشاور (پاکستان) سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان نے عرض کیا کہ میں نے چار ماہ قبل بیعت کی ہے۔ میری عمر 30 سال ہے۔ میں احمدی دوستوں کے ساتھ رہتا تھا۔ وہاں ان کو دیکھ کر، ان کی دعوت الی اللہ سے شوق پیدا ہوا اور میں نے جماعتی لٹریچر کا بہت زیادہ مطالعہ کیا۔ (-) نے میرے ذہن کو زہریلا کیا ہوا تھا۔ چنانچہ مطالعہ کرنے کے بعد میرا دل مطمئن ہوگیا اور میں نے بیعت کرلی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ (-) کے پیچھے چلنے کی بجائے عقل استعمال کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو حکمت کے ساتھ کام کرنے کی توفیق دے۔ ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن حکمت سے کام لینا چاہئے۔

مالٹا کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات ایک بجکر چالیس منٹ پر ختم ہوئی۔

آخر پر وفد کے تمام ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

اولوالعزم لیڈر

مذاہب عالم کے متقابلی مطالعہ کیلئے امریکہ کی ریاست پنسلوینیا ولکیز کالج میں شعبہ فلسفہ و مذہب کے صدر سٹینکو ایم ووجیکا 61-1960ء میں پاکستان آئے۔

امریکہ واپس جا کر انہوں نے ایک مبسوط مقالہ ''دی احمدیہ مومنٹ'' کے عنوان سے لکھا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی............ کے متعلق اپنے تاثرات کو پیش کرتے ہوئے لکھا:۔

''قادیان گروپ کو آج بھی اسی نام سے یاد کیا جاتا ہے تقسیم برصغیر کے بعد سے ربوہ اس گروہ کا قانونی مرکز ہے۔ جو مغربی پاکستان میں واقع ہے۔ اس گروپ کی قیادت 1914ء سے بانی سلسلہ احمدیہ کے فرزند مرزا بشیر الدین (محمود احمد) کے ہاتھ میں ہے۔ بالعموم آپ کے پیرو آپ کو احتراماً ''حضرت صاحب'' کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ آپ ہمیشہ ہی سے ایک اولوالعزم لیڈر اور زرخیز دماغ مصنف واقع ہوئے ہیں۔ اپنے والد کی طرح آپ کو بھی دعویٰ ہے کہ تعلق باللہ کے ایک خاص مقام پر فائز ہیں۔ مثال کے طور پر آپ نے ایک جگہ اپنے متعلق ذیل کی عبارت لکھی ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے جو کچھ لکھا ہے سنجیدگی اور اخلاص کے ساتھ لکھا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

''خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو میرے ذریعہ سے دنیا بھر میں پھیلا دیا .... اور بیسیوں موقعوں پر اپنے تازہ کلام سے مجھے مشرف فرمایا............ دنیا کا کوئی علم نہیں جو (دین حق) کے خلاف آواز اٹھاتا ہو اور اس کا جواب خدا تعالیٰ مجھے قرآن کریم سے ہی نہ سمجھا دیتا ہو''۔

(الفضل 17 فروری 2003ء)

بقیہ از صفحہ 2: خطبات امام سوال و جواب

س: جاپان کے ایک پروفیسر نے جلسہ سالانہ اور اقوام متحدہ کا موازنہ کس رنگ میں کیا؟

ج: فرمایا! وہ کہتے ہیں کہ جلسہ میں اسّی ممالک کے تیس ہزار سے زیادہ لوگ شریک ہیں۔ پہلے دن مجھے لگا کہ جلسہ سالانہ اور یہاں لگے ہوئے پرچم بالکل اقوام متحدہ کا نقشہ پیش کر رہے ہیں۔ خلیفہ وقت نے آخری خطاب میں ساری دنیا کے لئے انصاف کی بات کی ہے اور یہ بات جلسہ سالانہ کو اقوام متحدہ سے امتیاز بخشنے والی ہے۔

س: مرکزی پریس اینڈ میڈیا نے جلسہ سالانہ کی کیا رپورٹ پیش کی؟

ج: فرمایا! مرکزی پریس اینڈ میڈیا آفس کی رپورٹ یہ ہے کہ یہ کوریج جلسے سے پہلے شروع ہوگئی تھی اور بی بی سی ریڈیو، فور اکانومسٹ، دی گارڈیئن، دی انڈیپنڈنٹ، چینل فور، ڈیلی ٹیلی گراف، ڈیلی ایکسپریس، ڈیلی میل۔ دنیا کی سب سے زیادہ آن لائن پڑھی جانے والی اخبار ہے ڈیلی میل دی سن۔ یہ یوکے میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی اخبار ہے۔ ریڈیو ایل بی سی لندن، لائیو ٹی وی، سکائی نیوز، چینل فائیو سکاٹش ٹی وی، بیل فاسٹ ٹیلی گراف اور ناٹنگھم پوسٹ وغیرہ ان سب میں جلسہ کی کوریج ہوئی۔ اس کے علاوہ بی بی سی کے مختلف ریجنل سٹیشنوں پر خبریں نشر ہوئیں۔ اس طرح ان کا خیال یہ ہے کہ پرنٹ اور آن لائن میڈیا کے قارئین کی تعداد 41 ملین ہے اور ریڈیو کو سننے والوں کی تعداد 2.48 ملین ہے تقریباً اڑھائی ملین۔ ٹیلی ویژن پر دیکھنے والوں کی تعداد ایک ملین ہے سوشل میڈیا کے ذریعہ اکانوے ملین لوگوں تک خبر پہنچی۔ اس طرح اگر سب کو ملایا جائے تو کل تعداد 135 ملین بنتی ہے لیکن یہ انہوں نے محتاط رپورٹ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ اگر ہم یہ تصور کریں کہ سارے اخبار نہیں پڑھتے اور ہر خبر نہیں پڑھتے لوگ اور بیس فیصد صرف لوگ اگر اس کا ٹوٹل دیکھیں تو تب بھی اٹھارہ ملین سے اوپر افراد تک جلسہ کی خبر اور جماعت احمدیہ کا امن اور پیار و محبت کا پیغام ہے۔

س: شعبہ دعوت الیٰ اللہ نے جلسہ سالانہ کی کیا رپورٹ پیش کی؟

ج: فرمایا! شعبہ (دعوت الی اللہ) UK کی میڈیا ٹیم کے مطابق ساؤتھ ویسٹ لنڈنر اخبار ہے اس میں تین آرٹیکل شائع ہوئے اور اس کو آن لائن پڑھنے والے ڈیڑھ لاکھ کے قریب لوگ ہیں۔ سکاٹ لینڈ میں ہیرلڈ میگزین میں جلسہ کے حوالے سے مضمون شائع ہوا اس کے قارئین کی تعداد بھی پونے دو لاکھ کے قریب بتائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ بیلجیئم کے دو نیشنل اخبارات نے جلسہ کے حوالے سے مضامین شائع کئے۔ گیانا سے بھی ایک صحافی خاتون کیمرہ مین کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوئیں وہاں ٹی وی پر جمعرات سے لے کر اتوار تک روزانہ شام کی خبروں میں جلسہ سالانہ کے حوالے سے خبریں دی گئیں۔ اس کے علاوہ گیانا کے مشہور اخبار گیانا ٹائمز میں بھی آرٹیکل چھپے۔ محتاط اندازے کے مطابق ٹینیول چینل کو دیکھنے والوں کی تعداد دو لاکھ سے زائد ہے جبکہ اخبار گیانا ٹائمز کے قارئین کی تعداد تین لاکھ سے زائد ہے۔

س: MTA افریقہ کے حوالہ سے حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! MTA افریقہ اور دیگر چینلز کے ذریعہ افریقہ میں کوریج ہوئی۔ جلسہ سالانہ یوکے کی نشریات پہلی مرتبہ MTA افریقہ کے ذریعہ سے دکھائی گئیں۔

س: افریقہ میں کن چینلز نے جلسہ سالانہ کی نشریات دکھائیں؟

ج: فرمایا! ایم ٹی اے افریقہ کے علاوہ درج ذیل ٹی وی چینلز نے بھی جلسہ کی نشریات دکھائیں۔ گھانا نیشنل ٹیلیویژن سائن پلس ٹی وی گھانا، ٹی وی افریقہ، سیرالیون نیشنل ٹی وی، ایم آئی ٹی وی نائیجیریا، بینن میں بھی ایک نجی چینل ای ٹیل پر میرا خطاب پورا نشر کیا گیا۔ کانگو برازویل کے محدود علاقہ میں بھی جلسہ کے پروگرام ٹی وی اور ریڈیو پر نشر ہوئے۔ یوگنڈا کی براڈکاسٹنگ کارپوریشن نے پہلے تو جلسہ سالانہ کی نشریات دکھانے سے معذرت کر لی تھی مگر عین آخری وقت انہوں نے جلسہ کی کوریج کی اجازت دے دی۔ اس طرح یوگنڈا کے علاوہ روانڈا میں بھی جلسہ کی نشریات دیکھی گئیں۔

س: کانگو برازویل کے ایک عیسائی مسٹر ویلی کس طرح جماعت میں شامل ہوئے؟

ج: فرمایا! مسٹر ویلی کو مشن ہاؤس میں جلسہ سالانہ UK دکھانے کی دعوت دی گئی۔ موصوف نے تینوں دن جلسہ سنا اور جلسہ کے بعد کہنے لگے مجھے پہلے (۔) سے بہت ڈر لگتا تھا لیکن یہاں آ کر میں نے دیکھا کہ ہر طرح پیار اور محبت کی باتیں ہو رہی تھیں خاص طور پر خلیفہ وقت کی تقاریر نے مجھے جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ اب مجھے جماعت کے حق میں کوئی اور دلیل نہیں چاہئے میں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں۔

س: حضور انور نے شکر گزاری کا کیا طریق بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! جلسہ میں شامل ہونے والا ہر احمدی بلکہ ہر احمدی جو یہاں شامل نہیں بھی تھے دنیا میں دیکھ رہے تھے ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کو انتہا تک پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس کا ایک ہی طریق ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے والے بنیں۔

س: خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے انتظامیہ کو کیا ہدایات فرمائیں؟

ج: فرمایا! بعض جگہ سے مجھے اطلاعات ملی ہیں کہ بعض کمیاں نظر آئی ہیں اس لئے اس کی بہتر منصوبہ بندی کی ضرورت ہے جس کیلئے ابھی سے انتظامیہ کو کام شروع کر دینا چاہئے کہ کس طرح ان کمیوں کو دور کرنا ہے کیا بہتر سے بہتر انتظامات کرنے ہیں اس کے بارے میں سوچیں اور پھر مجھے اس کی رپورٹ بھی دیں۔

☆☆☆☆☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ اعلانات صدر۔امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں

درخواست دعا

❁ مکرم منیر احمد رشید صاحب مربی سلسلہ دفتر روزنامہ الفضل ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری اہلیہ محترمہ راضیہ بانو صاحبہ گردن توڑ بخار کے سبب کمر کے دو موہروں کے فریکچر ہو جانے کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ عزیز فاطمہ ہسپتال فیصل آباد سے علاج معالجہ جاری ہے۔ طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے تاہم زیادہ چل پھر نہیں سکتیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ شافی مطلق خدا اپنا فضل فرماتے ہوئے انہیں شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور بھرپور فعال زندگی گزارے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

❁ مکرم رانا مبین احمد خان صاحب ایڈووکیٹ ناظم مال مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم رانا عبدالحکیم خان صاحب کا ٹھگڑھی شدید علالت کے باعث طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ میں داخل ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

❁ مکرم ضیاء الحق قمر صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا بھانجا محمد آصف ولد مکرم ماسٹر محمد شفیع صاحب شوگر اور گردوں کی بیماریوں میں مبتلا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

❁ مکرم محمد سرور صاحب کارکن نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم اللہ یار ناصر صاحب ولد مکرم علی محمد صاحب آف کوٹ قاضی حال دارالعلوم غربی خلیل ربوہ مورخہ 14 ستمبر 2016ء کو صبح نماز فجر کے بعد گھر میں گر جانے کی وجہ سے بعمر 71 سال وفات پاگئے۔ آپ کی نماز جنازہ اسی روز بعد نماز عصر بیت خلیل میں مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم حافظ عبدالقدوس خان صاحب صدر محلّہ دارالعلوم غربی خلیل نے دعا کروائی۔ مرحوم نے پسماندگان میں 4 بھائی، 3 بہنیں، اہلیہ محترمہ دولت بی بی صاحبہ، ایک بیٹا خاکسار، دو پوتے اور ایک پوتی سوگوار چھوڑی ہیں۔ مرحوم 1959ء میں احمدی ہوئے اور 1966ء میں وصیت کی توفیق پائی۔ آپ پنجوقتہ نمازی، تہجد گزار، باقاعدہ علی الصبح تلاوت کرنے والے، نیک اور مخلص احمدی تھے۔ آپ نے قریباً 28 سال سلسلہ کی خدمت کی توفیق پائی۔ مختلف دفاتر میں ڈیوٹی دی زیادہ عرصہ حدیقۃ المبشرین میں بحیثیت کارکن خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم مکرم منیر احمد صاحب سابق کارکن دفتر وصیت کے بڑے بھائی تھے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم مبشر احمد طاہر صاحب ترکہ مکرم چوہدری عبداللطیف اٹھوال صاحب)

❁ مکرم مبشر احمد طاہر صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے والد مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب اٹھوال وفات پاگئے ہیں۔ ان کے اکاؤنٹ خزانہ صدر انجمن احمدیہ امانت نمبر 14206 ہے۔ جس میں اس وقت کل -/73683 روپے موجود ہیں۔ لہٰذا یہ رقم جملہ ورثاء میں بحصص شرعی تقسیم کر دی جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ خالدہ پروین صاحبہ (بیٹی)
2۔ مکرمہ شاہدہ نسرین صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرم مبشر احمد طاہر صاحب (بیٹا)
4۔ مکرمہ امۃ المتین صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرم عبدالخبیر صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

ایمبولینس کی فراہمی

❁ ربوہ کے تمام احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جب بھی مریض کو ایمرجنسی کی صورت میں فضل عمر ہسپتال لانا مقصود ہو تو درج ذیل نمبرز پر فوری رابطہ فرمائیں اور متعلقہ کارکن کو ایمبولینس کی فراہمی کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

فون نمبرز: 047-6213909
047-6213970,62156460
EXT: ایمبولینس سٹیشن: 184
استقبالیہ 120

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

☆☆☆☆☆

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

7۔اکتوبر 2016ء

5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	یسرنا القرآن
6:00 am	دورہ ہالینڈ 9۔اکتوبر 2015ء
6:50 am	سپینش سروس
7:30 am	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
8:00 am	پشتو سروس
8:40 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	بیت العافیت کا سنگ بنیاد 7۔اکتوبر 2015ء
12:45 pm	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
1:20 pm	راہ ہدیٰ
2:55 pm	انڈونیشین سروس
3:50 pm	دینی وفقہی مسائل
6:35 pm	تلاوت قرآن کریم
6:50 pm	سیرت النبی ﷺ
7:35 pm	Shotter Shondhane
8:40 pm	حضرت امام حسینؓ کی حیات پر ایک نظر
10:00 pm	**جلسہ سالانہ کینیڈا 2016ء ڈاکومنٹری، سٹوڈیو سیشن، نظم Live**
10:25 pm	**پرچم کشائی، جلسہ سالانہ کینیڈا Live**
10:30 pm	**خطبہ جمعہ Live**
11:30 pm	**جلسہ سالانہ کینیڈا 2016ء سٹوڈیو سیشن Live**

8۔اکتوبر 2016ء

1:30 am	**جلسہ سالانہ کینیڈا 2016ء براہ راست کارروائی**
2:00 am	**خطبہ جمعہ 7۔اکتوبر 2016ء**
3:30 am	**جلسہ سالانہ کینیڈا 2016ء ڈاکومنٹری، سٹوڈیو سیشن، نظم Live**
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	یسرنا القرآن
6:05 am	بیت العافیت کا سنگ بنیاد
6:55 am	رشتہ ناطہ کے مسائل
7:10 am	خطبہ جمعہ 7۔اکتوبر 2016ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس حدیث
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	حضور انور کا مستورات سے خطاب جلسہ سالانہ جرمنی 15۔ اگست 2009ء
1:00 pm	سٹوری ٹائم
2:00 pm	سوال وجواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ 7۔اکتوبر 2016ء
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم
5:25 pm	الترتیل
6:30 pm	**جلسہ سالانہ کینیڈا سٹوڈیو سیشن ڈاکومنٹری، نظم Live**
7:00 pm	**جلسہ سالانہ کینیڈا 2016ء براہ راست کارروائی**
8:45 pm	**جلسہ سالانہ کینیڈا حضور انور کا لجنہ سے براہ راست خطاب**
11:00 pm	**جلسہ سالانہ کینیڈا 2016ء کی براہ راست کارروائی**

9۔اکتوبر 2016ء

3:30 am	**جلسہ سالانہ کینیڈا 2016ء ڈاکومنٹری، سٹوڈیو سیشن، نظم Live**
5:05 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:30 am	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
5:55 am	الترتیل
6:30 am	حضور انور کا مستورات سے خطاب جلسہ سالانہ جرمنی
7:30 am	سٹوری ٹائم
7:50 am	خطبہ جمعہ 7۔اکتوبر 2016ء
9:00 am	اسلامی مہینوں کا تعارف
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	گلشن وقف نو
1:10 pm	فیتھ میٹرز
2:00 pm	سوال وجواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	خطبہ جمعہ 24۔اپریل 2015ء (سپینش ترجمہ)
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
5:20 pm	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:30 pm	**جلسہ سالانہ کینیڈا 2016ء ڈاکومنٹری، سٹوڈیو سیشن، نظم Live**
7:00 pm	**جلسہ سالانہ کینیڈا 2016ء کی براہ راست کارروائی**
8:00 pm	**جلسہ سالانہ کینیڈا 2016ء حضور انور کا اختتامی خطاب براہ راست**
11:00 pm	عالمی خبریں
11:15 pm	گلشن وقف نو

تاریخ عالم 5۔اکتوبر

☆ آج پاکستان سمیت دنیا بھر میں اساتذہ کا عالمی دن ہے۔

☆ آج یورپ کے ملک پرتگال میں یوم جمہوریہ منایا جارہا ہے۔

☆ آج بدکاری کے خاتمہ کا عالمی دن ہے۔

☆ آج انڈونیشیا میں مسلح افواج کا دن ہے۔

☆1864ء: آج کے دن برصغیر کے مرکزی شہر کلکتہ میں آنے والے بدترین طوفان نے شدید تباہی مچائی، تقریباً ساٹھ ہزار افراد لقمہ اجل بنے اور شہر کا ایک بڑا حصہ تہہ وبالا ہوگیا۔

(مرسلہ: مکرم طارق حیات صاحب)

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم منظور احمد صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے سندھ کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 5 اکتوبر

طلوع فجر	4:43
طلوع آفتاب	6:02
زوال آفتاب	11:56
غروب آفتاب	5:51
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	37 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	26 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

5۔اکتوبر 2016ء

6:20 am	گلشن وقف نو
9:55 am	لقاء مع العرب
11:35 am	حضور انور کا جلسہ سالانہ یوکے سے اختتامی خطاب
6:05 pm	خطبہ جمعہ 24 ستمبر 2010ء
8:10 pm	دینی وفقہی مسائل
11:20 pm	حضور انور کا جلسہ سالانہ یوکے سے اختتامی خطاب

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔ سرامکس ٹائل بھی دستیاب ہے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
موبائل: 03336174313

طیب احمد
(Regd.) First Flight COURIERS
انٹرنیشنل کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز
72 گھنٹے میں ڈیلیوری تیز ترین سروس کم ترین ریٹ پک اپ کی سہولت موجود ہے
الریاض نرسری ڈی بلاک فیصل ٹاؤن مین پیکو روڈ لاہور پاکستان
DHL Service provider
0321-4738874
0092-4235167717,35175887

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF JEWELLERS SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092476212515
15 London Rd, Morden SM4 5BQ
00442036094712

FR-10